قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 29 دسمبر 2020ء | 12 جمادی الاولیٰ 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:308

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ

(سورۃ البقرہ: ۲۰۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

نظام کی کامیابی کا اور ترقی کا انحصار اس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد و ضوابط کی مکمل پابندی کرنے پر ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں قانون کی پابندی کی شرح تیسری دنیا یا ترقی پذیر ممالک سے بہت زیادہ ہے اور ان ممالک کی ترقی کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ عموماً چاہے بڑا آدمی ہو یا افسر ہو اگر ایک دفعہ اس کی غلطی باہر نکل گئی تو پھر اتنا شور پڑتا ہے کہ اس کو اس غلطی کے نتائج بہر حال بھگتنے پڑتے ہیں اور اپنی اس غلطی کی جو بھی سزا ہے اس کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ غریب ممالک میں یا آج کل جو ٹرم (Term) ہے تیسری دنیا کے ممالک میں آپ دیکھیں گے کہ اگر کوئی غلط بات ہے تو اس پر اس حد تک پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ احساس ندامت اور شرمندگی بھی ختم ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ایسی باتیں ہی پھر ملکی ترقی میں روک بنتی ہیں۔ تو اگر دنیاوی نظام میں قانون کی پابندی کی اس حد تک، اس شدت سے ضرورت ہے تو روحانی نظام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہوا نظام ہے اس میں کس حد تک اس پابندی کی ضرورت ہوگی اور کس حد تک اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہر حال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے

بقیہ صفحہ 5 پر

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے تو وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

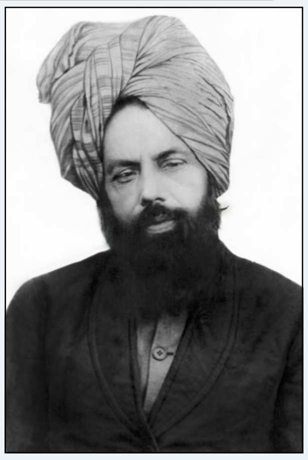

اطاعت ہو تو صحابہ جیسی

پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اُس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر مَیں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا...... آپؐ (پیغمبر خدا ﷺ) کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے طیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 318-319۔ زیر سورۃ النساء آیت ٦٠)

اس شمارہ میں

- مرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے (منظوم)
- سودی لین دین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ
- معمار درویش
- رپورٹ جلسہ سینٹ لوئس، سینیگال

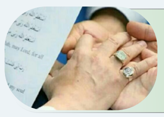

دربارِ خلافت

ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ چندہ نہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں سے محروم ہو رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اناج وغیرہ یا جو بھی چیز ملتی وہ اسے صدقہ کرتا، یہ کوشش ہوتی کہ ہم نے اس میں حصہ لینا ہے۔ اور کما کے حصہ لینا ہے۔ اور راوی بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے بعضوں کا یہ حال ہے کہ ایک ایک لاکھ درہم ان کے پاس موجود ہیں۔ جو مزدوری کر کے چندے دیا کرتے تھے۔

(بخاری-کتاب الاجارۃ-باب من آجر نفسہ لیحمل علی ظھرہ ثم تصدق بہ)

تو یہ ہے برکت قربانی کی۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بہت غریب ہیں۔ بعض کہہ دیتے ہیں حالات اجازت نہیں دیتے کہ چندہ دے سکیں اس لئے معذرت۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ چندہ نہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی غربت بہت زیادہ ہے لیکن وہاں اللہ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر ہر تحریک میں حصہ لیتے ہیں چندہ دیتے ہیں۔ اور عموماً جو انہوں نے مختلف تحریکات اور چندوں میں پہلی دوسری پوزیشن لینے کا اپنا ایک معیار قائم کیا ہوا ہے۔ اس کو قائم رکھتے ہیں اس کی تفصیل تو آگے آخر میں بتاؤں گا۔

تو مغربی ممالک میں رہنے والے سوائے ان کے جن کو صرف کھانے کے لئے ملتا ہے کئی ایسے ہیں جو اچھی قربانی کر سکتے ہیں۔ صرف دل میں حوصلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر علم ہو جائے کہ کتنا ثواب ہے، کتنی برکات ہیں، کتنے فضل ہیں تو حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔

(بخاری-کتاب الزکوۃ-باب قول اللہ تعالیٰ: فاما من اعطی واتّقٰی)

پس فرشتوں کی دعائیں لینے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کے لئے، ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ کی راہ میں جس قدر بھی خرچ کر سکیں کیا جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے کنجوسی سے نہ بیٹھ جاؤ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ فرمایا کہ جتنی طاقت ہے کھول کر

بقیہ صفحہ 6 پر

آج کی دعا

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ (سورۃ ابراہیم:41)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کی اپنے اور اپنی ذریت کے نماز پر قائم رہنے کے لئے خدا کے حضور بہت پیاری دعا ہے۔ ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو مسلسل پنجگانہ نماز کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ایک موقعہ پر آپ فرماتے ہیں:

’’ہر نیکی کی طرح نمازیں پڑھنے کی یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور جب نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی اس دعا کے طفیل جو اس نے ہمیں سکھائی ہے عبادت کرنے والے بھی پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ:

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ (ابراھیم:41)

اے میرے ربّ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر۔

۔۔۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے سکھائی ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو نماز قائم کرنے والے تھے، آپؑ نے یہ دعا کی کہ مَیں بھی نمازیں قائم کرنے والوں کا امام ہوں اور ہمیشہ رہوں اور میری نسلیں بھی ہمیشہ نمازیں قائم کرنے والے بناتی چلی جائیں۔‘‘۔ (خطبہ جمعہ 29/ ستمبر 2006ء)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

مرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

کبھی اذن ہو تو عاشق در یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے ، نگار تک تو پہنچے
دلِ بے قرار قابو سے نکل چکا ہے، یا ربّ
یہ نگاہ رکھ کہ پاگل سَرِدار تک تو پہنچے
جو گلاب کے کٹوروں میں شرابِ ناب بھر دے
وہ نسیمِ آہ ، پھولوں کے نکھار تک تو پہنچے
کچھ عجب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پھول پھل عطا ہوں
مری چاہ کی حلاوت رگ خار تک تو پہنچے
یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتحِ خیبر
ذرا تیرے بغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے
مجھے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی اُٹھوں گا
ترا نفخِ رُوح میرے دلِ زار تک تو پہنچے
جو نہیں شمار ان میں تو غرابِ پر شکستہ
ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے
تری بے حساب بخششِ کی گلی گلی نِدا دوں
یہ نوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے
یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یا ربّ
یہ اک اور وصل تازہ کی بہار تک تو پہنچے
جنہیں اپنی حبل ِجاں میں نہ ملا سراغ تیرا
وہ خود اپنی ہی انا کے بت ِنار تک تو پہنچے
کسے فکر ِعاقبت ہے ، انہیں بس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ ’داتا‘ کے مزار تک تو پہنچے
ہے عوام کے گناہوں کا بھی بوجھ اس پہ بھاری
یہ خبر کسی طریقے سے حمار تک تو پہنچے
یہ خبر ہے گرم یاربّ کہ سوار خواہد آمد
کروں نقد جاں نچھاور ، مرے دار تک تو پہنچے
وہ جواں برق پا ہے ، وہ جمیل و دلربا ہے
مرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

(کلام طاہر ایڈیشن 2004 صفحہ 71-73)

تبرکات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

سودی لین دین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ

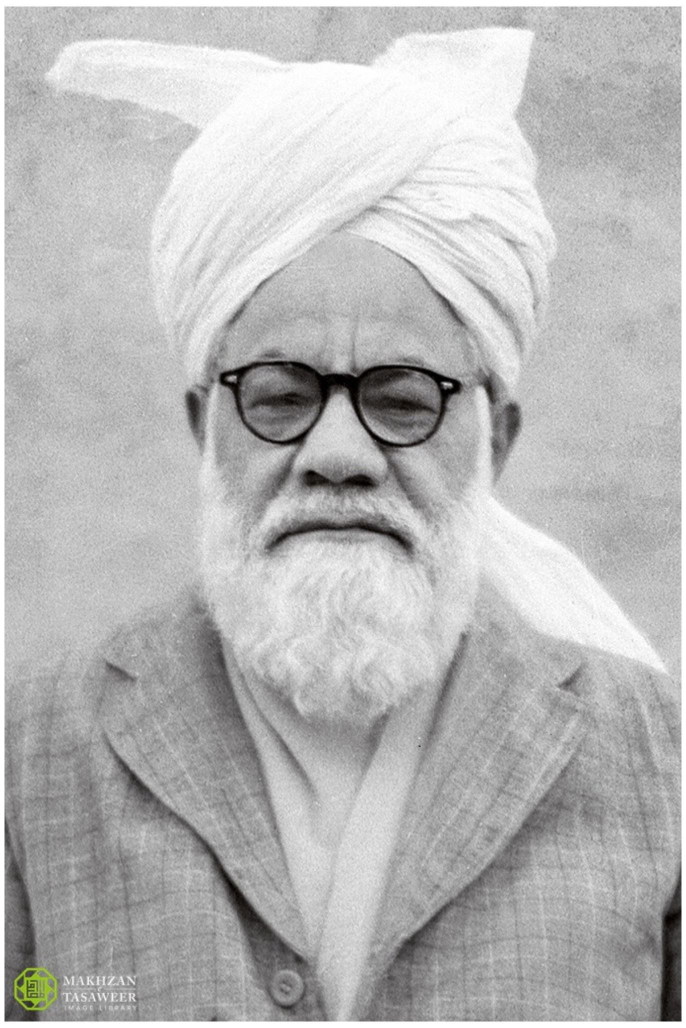

کچھ عرصہ ہوا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط اخبار الفضل میں شائع کرایا تھا جو حضور نے سیٹھی غلام نبی صاحب کے نام لکھا تھا اور جس میں سودی لین دین کے متعلق ایک اصولی فتویٰ درج تھا۔ اس پر بعض دوستوں کی طرف سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ چونکہ یہ فتویٰ ایک اہم مسئلہ کے متعلق ہے اس لئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا عکس بھی شائع کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ اور ساتھ ہی سیٹھی صاحب سے وہ حالات قلم بند کروا کے شائع کئے جائیں جن کے ماتحت ان کو حضرت سے اس استفسار کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ اس کے متعلق میں نے سیٹھی صاحب سے دریافت کیا ہے اور انہوں نے جو تحریر جواب میں مجھے ارسال کی ہے وہ درج ذیل ہے۔ احباب سیٹھی صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے کیونکہ وہ مرض دمہ سے بہت بیمار رہتے ہیں۔ سیٹھی صاحب کا خط جو انہوں نے میرے خط کے جواب میں لکھا درج ذیل ہے۔

سیدی ومولائی سلمہ اللہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یا سیدی میں راولپنڈی دکان بزازی اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ کرتا تھا۔ وہاں پر ہمارا دستور تھا کہ جس قدر روپیہ زائد ہو صراف کے پاس جمع کرتے جاتے تھے اور جب ضرورت ہوتی اس سے لے کر کام میں لاتے تھے اور لین دین سودی ہوتا تھا یعنی سود لیتے اور دیتے تھے۔ میں جب احمدی ہوا تو آہستہ آہستہ شریعت پر عمل شروع کیا لیکن چونکہ میرے شرکاء زبردست اور میں کمزور تھا اور وہ اس طریق سودی کو چھوڑتے نہیں تھے اور میرے حصہ کا سود خود بھی نہیں کھاتے تھے بلکہ بحصہ رسدی سال بسال مجھ کو لینا پڑتا تھا۔ اور میں والد صاحب کی زندگی میں کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ اس لئے میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مسئلہ پوچھا یعنی لکھ کر دریافت کیا تو حضور نے مجھ کو جواب دیا جو یہ خط ہے۔

عاجز غلام نبی سیٹھی احمدی

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا عکس درج کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا خط کا مضمون حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی شیخ غلام نبی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی اس نیک نیتی اور خوف الٰہی پر اللہ تعالیٰ خود کوئی طریق مخلصی کا نکال دے گا۔ اس وقت تک صبر سے استغفار کرنا چاہئے اور سود کے بارہ میں میرے نزدیک ایک انتظام احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آوے آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جاویں اور جب سود دینا پڑے اسی روپیہ میں سے دیدیں اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو بلکہ صرف اس سے اشاعت دین ہو۔ میں اس سے پہلے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے لئے بھی دے چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سود حرام فرمایا ہے وہ انسان کی ذاتیات کے لئے ہے حرام یہ طریق ہے کہ کوئی انسان سود کے روپیہ سے اپنی اور اپنے عیال کی معیشت چلاوے یا خوراک یا پوشاک یا عمارت میں خرچ کرے یا ایسا ہی کسی دوسرے کو اس نیت سے دے کہ وہ اس میں سے کھاوے یا پہنے لیکن اس طرح پر کسی سود کے روپیہ کا خرچ کرنا ہرگز حرام نہیں ہے کہ وہ بغیر اپنے کسی ذرہ ذاتی نفع کے خدا تعالیٰ کی طرف رد کیا جاوے یعنی اشاعتِ دین پر خرچ کیا جاوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کا مالک ہے جو چیز اس کی طرف آتی ہے وہ پاک ہو جاتی ہے بجز اس کے کہ ایسے مال نہ ہوں کہ انسانوں کی مرضی کے بغیر لئے گئے ہوں۔ جیسے چوری یا رہزنی یا ڈاکہ کہ یہ مال کسی طرح سے بھی خدا کے اور دین کے کاموں میں بھی خرچ کرنے کے لائق نہیں لیکن جو مال رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی راہ میں خرچ ہو سکتا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ ہم لوگوں کو اس وقت مخالفوں کے مقابل پر جو ہمارے دین کے رد میں شائع کرتے ہیں کس قدر روپے کی ضرورت ہے گویا یہ ایک جنگ ہے جو ہم ان سے کر رہے ہیں۔ اس صورت میں اس جنگ کی امداد کے لئے ایسے مال اگر خرچ کئے جاویں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ فتویٰ ہے جو میں نے دیا ہے اور بیگانہ عورتوں سے بچنے کے لئے آنکھوں کو خوابیدہ رکھنا اور کھول کر نظر نہ ڈالنا کافی ہے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا۔ یہ تو شکر کی بات ہے کہ دینی سلسلہ کی تائید میں آپ ہمیشہ اپنے مال سے مدد دیتے رہتے ہیں۔ اس ضرورت کے وقت یہ ایک ایسا کام ہے کہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے نہایت اقرب طریق ہے۔ سو شکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دے رکھی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمیشہ آپ اس راہ میں سرگرم ہیں۔ ان عملوں کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے وہ جزا دے گا ہاں ماسوا اس کے دعا اور استغفار میں بھی مشغول رہنا چاہئے۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

۲۴ اپریل ۱۸۹۸ء

”سود کے اشاعت دین میں خرچ کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی انسان عمداً اپنے تئیں اس کام میں ڈالے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مجبوری سے جیسا کہ آپ کو پیش ہے یا کسی اتفاق سے کوئی شخص سود کے روپیہ کا وارث ہو جائے تو وہ روپیہ اس طرح پر جیسا کہ میں نے بیان (کیا ہے) خرچ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ثواب کا بھی مستحق ہو گا۔ غ۔“

(مطبوعہ الفضل ۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

مرسلہ: امۃ الباری ناصر۔امریکہ

معمار درویش

قسط دوئم و آخر

وہ جانباز دارالاماں کے محافظ
دیارِ مسیح زماں کے محافظ
صداقت کے روشن نشاں کے محافظ
یہی ہیں وہ خوش بخت سرکار بندے
ہیں درویش حق کے وفادار بندے

خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں عبدالرحیم صاحب (مالک دیانت سوڈاواٹر فیکٹری قادیان) تقسیم برصغیر کے بعد قادیان میں درویش ہوگئے۔ درویشی اختیار کرنے کے بعد جماعت کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دیا۔ جس وقت جس شعبے میں خدمت کی ضرورت پڑتی آپ سو جان سے حاضر ہوجاتے۔ مبلغ، مناظر، کتب فروش، جلد ساز، گائیڈ، معمار، مزدور، کھلاڑی، حلوائی، باورچی، محافظ، پہرے دار اور منتظم غرض ہر فن مولیٰ تھے۔ اس مضمون میں آپ کی بحیثیت معمار خدمات کی ایک جھلک پیش ہے۔

قادیان میں درویشی کے زمانہ کی ابتدا میں شدید بارشوں کی وجہ سے بعض پرانی عمارتوں کو نقصان پہنچا اور حفاظتی نقطۂ نظر سے بعض ضروری کام درپیش تھے۔ نگران صاحب نے سب کو جمع کر کے اور سلسلہ کی ضرورت بتا کر معماروں کو آگے بڑھ کر کام سنبھالنے کی تحریک کی مگر کوئی بھی سامنے نہ آیا درویش مرحوم نے درویشی اختیار کرنے سے پہلے کبھی معماری کا کام نہیں کیا تھا۔ مگر اپنے مکانات و دوکانات بنوانے کے سلسلے میں کام کی نگرانی بذاتِ خود کرتے رہے تھے جس کی وجہ سے تعمیراتی کاموں کا کافی تجربہ ہوگیا تھا۔ کان میں یہ آواز پڑی کہ تعمیراتی کام میں مدد کی ضرورت ہے اور پھر دیکھا کہ کوئی اُٹھا نہیں تو آپ نے آگے ہو کر کہا مجھے ایسا تجربہ تو نہیں ہے البتہ اگر تیسی کانڈی مہیا کر دی جائے تو امید ہے کہ یہ ضرورت بخوبی پوری کرسکوں گا۔ اس طرح آپ 'مستری صاحب' بن گئے۔ حفاظت مرکز کے سلسلے میں نومبر 1947ء کو بہشتی مقبرہ کی کچی چار دیواری بنانے کے کام میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ ایک حفاظتی دیوار بنائی گئی جو بہشتی مقبرہ کے جنوبی جانب سے شروع کی گئی وہ پانچ فٹ موٹی اور بہشتی مقبرہ کے اندر کی طرف سے چھ فٹ جبکہ باہر کی طرف سے ساڑھے آٹھ فٹ اونچی تھی پھر مشرقی جانب والی دیوار بنائی تھی اس کے لئے دور سے مٹی لانی پڑتی تھی اس لئے موٹائی صرف دو فٹ رکھی گئی اونچائی پہلی دیوار جتنی ہی تھی۔ اس کام میں بالعموم سب درویشوں نے حصہ لیا۔ یہ دیوار ایک طرح سے درویشوں کی جنگ بدر تھی۔

اس کے بعد 1955ء میں قادیان میں سیلاب کی وجہ سے یہ دیوار گر گئی تو پختہ دیوار تعمیر کی گئی۔ آپ مقبرہ کی تزئین، آرائش، یادگاری کتبے مرمت و دیکھ بھال کا کام بھی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ دارِ مسیح اور دیگر مکانات میں تعمیر و مرمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اینٹ روڑے، مٹی گارے میں اَٹے وہ ہاتھ جو قادیان میں مصروفِ عمل تھے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہوں گے۔ ہمیں یہ تو علم نہیں کہ ابا جان کو کس کس کام کی توفیق ملی آپ کے خطوط میں آپ کے سب تعمیراتی کاموں کی تفصیل نہیں ملتی کہیں کہیں اپنے شب و روز کا لکھتے ہوئے بے ساختہ لکھ گئے ہیں جس سے اس جوش و جذبہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے جس سے یہ کام کئے گئے اُسے نمونہ ٹھہرا کر خدمات کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ ان معلومات سے ایک مستند تاریخ مرتب ہوسکتی ہے خطوط سے اقتباس حاضر ہیں

حفاظتِ مرکز کے فریضہ کی ادائیگی کا احساس اور جسمانی مشقت

16-8-1949

رات دو بجے میری طبیعت آناً فاناً خراب ہوگئی سوا تین بجے نماز تہجد میں شریک تو ہوا مگر کمزوری اور گھبراہٹ تھی مسجد مبارک کی ڈیوڑھی میں سوتا ہوں۔ قصر خلافت کے صحن کا فرش جو مغربی جانب سے دب گیا تھا لگا رہا ہوں۔ یہ بہت ضروری تھا۔ اسی حالت میں کام کرتا رہا۔ دفتر امانت پر مٹی ڈال دی ہے۔ ''اماں جان کی عائشہ'' کے مکان کا ایک حصہ گر گیا تھا آج کل مرمت کا کام زوروں پر ہے۔

دفتر محاسب کی چھت ڈالی ہے اور اب حضرت ''اماں جان کی عائشہ'' کی دیوار کچی مغربی گیراج کی طرف گر گئی تھی بنا رہا ہوں۔ پختہ کر رہا ہوں۔ اینٹ تلاش کر کے لاتے ہیں عجیب نظارہ ہوتا ہے جب دو اڑھائی سو درویش کبھی اینٹ اور کبھی لکڑیاں اُٹھا کر قطار وار لا رہے ہوتے ہیں۔ حکم ہوتا ہے سب نے ایک جگہ جانا ہے وہاں پر لکڑیاں یا جو کام ہوتا ہے تیار ہوتا ہے کام عجیب شوق اور جذبہ سے کیا جاتا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

9-9-1949

خدا خیر کرے برسات اس قدر ہوئی ہے کہ کام سے فرصت نہیں اُستانی برکت بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار اللہ یار مرحوم کو میرا سلام کہہ دیں مسجد فضل کی طرف کے سب کچے مکان ہموار ہو گئے ہیں اب اپنی جگہ کو محفوظ کرنے کے لئے مسجد فضل سے لے کر منشی فضل کریم صاحب کے مکان تک پختہ دیوار بنانے کی تیاری کر رہے ہیں مساجد میں اب گورنمنٹ کی گندم ہے مسجد نور، دارالفضل، دارالفتوح میں اور غالباً دارالرحمت میں بھی۔

جماعت کے لئے خون، پانی قرار دینے کی تلقین اور عمل

18-12-1949

مسجد مبارک میں سینکڑوں درویش اپنی آہ و بُکا سے آسمان کو ہلا ہلا کر روئے عالم کے مسلمانوں کی بہبود مانگتے ہیں۔ سجدہ گاہ میں تر بتر آپ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ فکر نہ کریں چند روز کا ابتلا ہے۔ جیو تو اللہ کے لئے مرو تو اللہ کے لئے۔ جو حالات گزر رہے ہیں۔ سینکڑوں لوگ تڑپ تڑپ کر مرے اور جانوروں کی خوراک بن گئے ہمیں احمدیت کے سہارے اس موت سے بچایا اس زندگی کو جماعت کے کام میں لگا دو۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آپ سب نے محنت قربانی اور خدا کے راستہ میں جان دینا ہے اور ہنستے ہنستے دینا ہے یہی آپ کا نصب العین ہو اب دین حق کا احیاء اسی میں ہے۔ کہ خون پانی قرار دیا جائے...

23/ نومبر کے تحریر کردہ خط میں ایک جملہ ہے ''دکان سے گزر کر مسجد جانے والوں سے السلام علیکم وعلیکم السلام ہوتا رہا''۔ اس کا پس منظر تاریخ احمدیت سے ملا لکھا ہے۔

''22 نومبر کو حفاظتی نقطۂ نگاہ سے دارالشیوخ والی گلی کا دروازہ اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے مکان کے سامنے والی گلی کا دروازہ اینٹوں سے اور احمدیہ چوک سے مسجد مبارک جانے کا راستہ لوہے کا گیٹ لگا کر بند کر دیا گیا اور تمام آمد و رفت دفتر تحریک جدید، مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان اور میاں عبدالرحیم صاحب دیانت سوڈاواٹر کی دوکان سے ہونے لگی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 254)

جسم ہلکا ہو جاتا ہے

15-2-50

ابھی ابھی مہر آپا صاحبہ یا اُم طاہر مرحومہ کا باورچی خانہ اور اس کے ساتھ والے دونوں کمرے بنا کر آیا ہوں ایک کا شہتیر ٹوٹ گیا تھا دو کی چھت بہت خراب تھی چھتیں بدل دی ہیں پہلے بانس تھے اب بالے شہتیر وغیرہ ڈال کر بنادی ہے جب

میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور مقامات مقدسہ کا کام کرتا ہوں تو جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔

29-9-1950ء

ہماری کیا عید ہوگی۔ ہماری عید تو جب ہوگی جب حضور کے آنے کی گھڑی سعید ہوگی۔ آج عید کا تیسرا دن ہے۔ پہلے روز تین بکرے، دوسرے روز پانچ بکرے اور تیسرے روز ایک بکرا قربان ہوا۔ دن کو دال ماش اور رات کو گوشت پکا۔ بارشوں کی کثرت کام کر توڑ۔ مکانات کے گرنے پھٹنے کا رنج، نقصانات بہت ہوئے ہیں۔ ریل ابھی بند ہے۔ عید پر آپ کے کباب بنانے کے شوق کا تصور اب بیتاب کر رہا ہے۔ عبدالسلام اس شدت سے یاد آتا ہے کہ دعاؤں میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ مغرب کی اذان ہو رہی ہے......

23-8-1950ء

مسجد مبارک کی چھت میں جو دراڑ آ گئی تھی اُسے زیادہ کر کے سیمنٹ سے بھر کر آیا ہی تھا کہ آپ کا خط ملا۔ میں میاں صاحب کو یہ بتانے گیا تھا کہ آپ کے فارم کے کروندے کا اچار تیار ہے منگوا کر تیل ڈال لیں۔ وہ تو نہ ملے البتہ آپ کا خط مل گیا۔

ترے کوچے میں کن راہوں سے آؤں

میں ایک دفعہ دہلی اپنے مقدمہ کے سلسلے میں ٹھہرا ہوا تھا۔ احمدیہ بیت گیا تو دیکھا کہ بارش سے ایک دیوار گرنے سے حالت خستہ ہو رہی ہے۔ میں نے مربی سلسلہ مولانا بشیر احمد صاحب سے کہا کہ مقدمہ کے سلسلہ میں مجھے دہلی ٹھہرنا ہی ہے اگر سامان تعمیر منگوا دیں تو میں ازراہ ثواب اس دیوار کو ٹھیک کر دوں گا۔

اُنہوں نے سیمنٹ ریت اینٹ مہیا کر دیں۔ میں نے دو تین روز میں اُس کو مرمت کر کے چھت کو کھڑا کر دیا۔ ایک جگہ تھوڑا فرش بھی بنایا پھر جب بھی مسجد جاتا اُسے دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کہ مولا کریم نے خدمت کا موقع دیا۔ الحمد للہ

مکانات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری

1953ء میں قادیان میں شدید بارشیں ہوئیں۔ طوفانی رُخ اختیار کر لیا جیسے خدائی قہر ہو۔ مکان گرنے لگے۔ ٹپکنے لگے۔ دیواریں منہدم ہوئیں۔ کوئی مکان ایسا نہ تھا جہاں کوئی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی ہو۔ لوگ سراسیمہ ہو کر گھر بار چھوڑ کر مسجدوں اور اسکولوں میں پناہ لینے لگے۔ قیامت کا نظارہ تھا۔ کپڑے بھیگے ہوئے، سر پر تھوڑا سا سامان، بچوں کو سنبھالے ہوئے قطار در قطار پناہ لینے کی خاطر آ رہے تھے۔ مجھے 1947ء سے ہی مکانات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس قیامت خیز طوفان میں ایک آتا کہ بھائی جی! ہماری چھت ٹپک رہی ہے۔ دوسرا کہتا دیوار گر گئی ہے۔ تیسرا کہتا شہتیر ٹوٹ گیا ہے۔ میں تعمیر کا سامان اور دو آدمی ساتھ لے کر کبھی کسی طرف مدد کو دوڑتا تو کبھی کسی طرف۔ ہم نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کا پیغام بھیجا۔ راستے مسدود، سواری مشکل، تار ٹیلیفون پر رابطہ منقطع۔ آخر ایک جوان عزیزم مرزا محمود احمد کو بھجوایا کہ کسی طرح جا کر دعا کے لئے عرض کرے۔ کچھ عرصہ کو میرا مکان محفوظ رہا مگر جب وہ بھی ٹپکنے لگا تو سب کچھ چھوڑ کر مسجد چلا گیا۔ 1947ء جیسی بے کسی اور بے بساطی پھر دیکھ لی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور خوب خدمت کا موقع ملا۔

اینٹ ایک قیمتی تحفہ

محترم شیخ ناصر احمد خالد صاحب ولد مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:

’’آج سے تقریباً 45سال قبل جب میں قادیان گیا تو بیت الفکر جانے کے لئے حضرت صاحب کے گھر ’’الدار‘‘ میں داخل ہوا تو محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ آف کراچی کے والد محترم عبدالرحیم دیانت صاحب درویش فرش کی اینٹیں تبدیل کر رہے تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ واپسی پر ایک تبرک لیتے جانا۔ انہوں نے مجھے الدار کے فرش کی اینٹ کا آدھا ٹکڑا دیا جو ہمارے گھر خالد منزل، ربوہ میں لگا ہوا ہے۔ واپسی پر اٹاری واہگہ بارڈر پر سکھ کسٹم انسپکٹر نے میرے بیگ میں کاغذ میں لپٹے ہوئے اس اینٹ کے ٹکڑے کو دیکھا تو طنزیہ کہا:

کیا یہ سونے کی اینٹ ہے؟

میں نے جواب دیا:

اس سے بھی قیمتی۔

اس پر اس کی حیرانگی اور بھی بڑھ گئی۔ پھر میں نے اس متبرک اینٹ کی اہمیت سے اسے آگاہ کیا تو حضرت بابا گورو نانک کے اس پیروکار کی آنکھوں میں عقیدت کی ایک خاص چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا ہوئی۔‘‘

(الفضل ربوہ 2ستمبر 2004ء)

اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے پیارے اباجان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ اسی کی توفیق سے کئی رنگ میں خدمت کے مواقع ملے۔ اباجان کام کے ساتھ ذکرِ الٰہی سے زبان تر رکھتے تھے۔ جس جفاکشی سے حفاظت مرکز کی توفیق پائی وہ قابلِ رشک ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں شیطان راستہ میں بیٹھا ہے۔ ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا لیکن اس آیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

... تو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صبر ہمیشہ حق تلفی کے احساس پر ہی انسان کو ہوتا ہے۔ اب یہاں احساس کا لفظ مَیں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔ تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بدظنی پھر خلیفۂ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ہر احمدی کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (سورۃ النساء آیت 60)۔ اس کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تو سوائے اس کے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے تمہیں کہا جائے، اللہ اور رسول کی اطاعت اسی میں ہے کہ نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو، ان کے حکموں کو، ان کے فیصلوں کو مانو۔ اگر یہ فیصلے غلط ہیں تو اللہ تمہیں صبر کا اجر دے گا۔ کیونکہ تم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر معاملہ چھوڑو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔ تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔

... حضرت مصلح موعودؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: قرآن جس کو اطاعت کہتا ہے وہ نظام اور ضبطِ نفس کا نام ہے یعنی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کو قومی مفاد کے مقابلہ میں پیش کر سکے۔ یہ ہے ضبطِ نفس اور یہ ہے نظام۔ (تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلد 10 صفحہ 156)

(خطبہ جمعہ 22/ اگست 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (سینیگال)

رپورٹ ریجنل جلسہ سینٹ لوئس، سینیگال

مؤرخہ 29 نومبر 2020ء کو سینیگال کے ریجن سینٹ لوئس میں جماعت احمدیہ کو اپنا پہلا ریجنل جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذٰلک

منعقدہ تاریخ سے دو ہفتے قبل ہی ریجنل مشنری مکرم حافظ احمد نوید صاحب کی سربراہی میں جلسہ کمیٹی قائم کر کے ریجن کی جماعتوں میں دورے کروائے گئے اور احباب کو جلسہ کی اہمیت وبرکات سے آگاہ کیا گیا۔ ایک ہفتہ قبل جلسہ گاہ کو وقارِعمل کے ذریعہ کانٹوں اور جھاڑیوں سے صاف کیا گیا۔

مرکزی مشن ہاؤس ڈاکار سے مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت سینیگال کی قیادت میں ایک وفد نے شرکت کی۔ جلسہ گاہ پختہ راستہ سے دور صحرائی گاؤں میں منعقد ہونا تھا جس کی وجہ سے احباب جماعت خصوصی انتظامات کر کے یکوں وغیرہ کی مدد سے جلسہ گاہ تک پہنچے۔

مقررین نے آنحضرت ﷺ کی سیرت، نماز کی اہمیت، انفاق فی سبیل اللہ اور خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں احباب کو سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ آخر میں مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت سینیگال نے احباب کو تربیت اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ ریجنل جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

سینٹ لوئس کے پہلے ریجنل جلسہ میں 18 جماعتوں کے 202 احباب شامل ہوئے جن میں اکثریت نومبائعین کی تھی۔ شاملین نے اس جلسہ کا بہت مثبت اثر لیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

خرچ کرو، اللہ پہ توکل کرو، اللہ دیتا چلا جائے گا۔ (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الصدقۃ فیما استطاع)

تو جن احمدیوں کو اس راز کا علم ہے۔ وہ اتنا بڑھ بڑھ کر چندہ دے رہے ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ انہیں روکنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگ ہماری تھیلیوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں؟ ہم نے اپنے خدا سے ایک سودا کیا ہوا ہے آپ اس کے بیچ میں حائل نہ ہوں۔ یہ اظہار دنیا میں ہر جگہ ہر قوم میں نظر آتا ہے۔ اور احمدی معاشرے میں ہر قوم میں نظر آنا چاہئے۔ جن میں کمی ہے ان کو بھی اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اللہ کے فضل سے بڑی تعداد ایسی ہے جو اس رویے کا اظہار کرتی ہے چاہے وہ افریقہ کے غریب ممالک ہوں یا امیر ممالک۔ یہ نہ کوئی سمجھے کہ افریقہ کے غریب لوگ صرف اپنے پر خرچ ہی کرواتے ہیں ان میں بھی بڑے بڑے اعلیٰ قربانی کرنے کے معیار قائم کرنے والے ہیں اور حسب توفیق دوسرا چندہ دینے والے بھی ہیں۔ اب گھانا کی مثال میں دیتا ہوں۔ ہمارے بڑے اعلیٰ قربانی کرنے والے بھی ہیں، ایک ہمارے یوسف آڈوسئی صاحب ہیں وہ لوکل مشنری بھی تھے، بلکہ اب بھی ہیں لیکن آنریری۔ وہ کچھ دوائیاں وغیرہ بھی بنایا کرتے تھے۔ چھوٹا سا شاید کاروبار تھا۔ اور وہ بیمار بھی تھے ان کی ٹانگ میں ایک گہرا زخم تھا جو ہڈی تک چلا گیا تھا۔ بڑی تکلیف میں رہتے تھے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاج اور دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، زخم ٹھیک ہو گیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے پہلے سے بڑھ کر جماعت کی خدمت کرنا شروع کر دی۔ اور کاروبار میں بھی کیونکہ ان کو کچھ جڑی بوٹیاں بنانے کا شوق تھا تو ایسی دوائیاں بنیں جن سے کاروبار خوب چمکا اور پیسے کی ایسی فراوانی ہوئی کہ جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن یہ اس پیسے پر بیٹھ نہیں گئے، بلکہ اپنے وعدے کے مطابق جماعت کے لئے بے انتہا خرچ کیا، اور کر رہے ہیں مختلف عمارات اور مساجد بنوائیں۔ اور بڑی بڑی شاندار مسجدیں بنوائیں، چھوٹی چھوٹی مسجدیں نہیں اور اب بھی ہمہ وقت قربانی کے لئے تیار ہیں۔ گزشتہ سال جب میں دورے پر گیا تھا تو کسی خرچ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا یہ میں نے کرنا ہے۔ کیونکہ آجکل دنیا میں کاروباری حالات کچھ خراب ہیں مجھے اپنے طور پر پتہ لگا تھا کہ ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے، کاروبار اب اتنا زیادہ نہیں ہے۔ ان پر بھی حالات کا اثر ہے۔ تو میں نے ان کو کہا کہ کسی اور کو بھی ثواب لینے کا موقع دیں۔ سارے کام خود ہی کرواتے جا رہے ہیں۔ لیکن دینی علم تھا قرآن حدیث کا علم بھی ہے۔ تو پتہ ہے کہ میں نے تھیلی کا منہ بند کیا تو کہیں مستقل بند ہی نہ ہو جائے اس لئے فوراً کہا کہ یہ تو میں نے کرنا ہے۔ اور بہت سے دوسرے اخراجات بھی ہیں کسی کو میں نے روکا نہیں ہے۔ آگے آئیں اور کریں۔ پھر ایک ابراہیم بونسو صاحب ہیں۔ یہ بھی بڑی قربانی کرنے والے ہیں۔ اکرا کے قریب انہوں نے ایک بہت مہنگی جگہ پہ جماعت کے لئے قبرستان اور بہشتی مقبرے کے لئے جگہ لے کر دی ہے اور بھی بہت سارے ہیں جو اپنی اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرنے والے ہیں۔ پھر دوسرے ملکوں میں بھی ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں بھی ہیں۔ اب زلزلہ زدگان کے لئے جب میں نے جماعت کو کہا تھا کہ مدد کریں جو آجکل انڈونیشیا، سری لنکا میں زلزلہ کے اثرات ہیں بڑا جانی نقصان ہوا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ہر جگہ بڑے پُرزور طریقے سے اس میں حصہ لیا ہے۔ لبیک کہا اور آگے آئے۔

(خطبہ جمعہ 7 جنوری 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مبارک احمد منیر مربی سلسلہ برکینا فاسو

قرآن کریم کے ایک سو احکامات

خیرات کیا کرو	کائنات کی تخلیق اور عجائب کے بارے میں گہرائی سے غور کرو۔
نفاق سے بچو	جو شخص دست سوال دراز کرے اسے انکار نہ کرو
کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو	اللہ سے معافی مانگو۔ وہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے
حکمرانوں کو میرٹ پر منتخب کرو	خود کو لالچ سے بچاؤ
جنسی بدکاری سے بچو	غیرمسلموں کے ساتھ مہربانی اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ
بچوں کو دو سال تک ماں کا دودھ پلاؤ	اللہ علم والوں کو مقدم رکھتا ہے
حیض کے دنوں میں مباشرت نہ کرو	مذہب میں رہبانیت نہیں
تمام انبیاء پر ایمان لاؤ	تم میں وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے
مذہب میں کوئی سختی نہیں	جنگ کے دوران پیٹھ نہ دکھاؤ
صرف ان کے ساتھ لڑو جو تمہارے ساتھ لڑیں	زمین پر برائی نہ پھیلایا کرو
جنگ کے دوران جنگ کے آداب کا خیال رکھو	برائی کو اچھائی سے ختم کرو
فیصلے مشاورت کے ساتھ کیا کرو	اللہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دیتا ہے
عورتیں اپنی زینت کی نمائش نہ کریں	اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو
لوگوں کو مسجدوں میں داخلے سے نہ روکو	نیکی پہلے خود کرو اور پھر دوسروں کو تلقین کرو
صحیح (سچ) کا ساتھ دوغلط سے پرہیز کرو	زمین پر ڈھٹائی سے نہ چلو
مہمانوں کی عزت کیا کرو	خیرات کر کے جتلایا نہ کرو
فضول خرچی نہ کیا کرو	ضرورت مندوں کو تلاش کر کے ان کی مدد کیا کرو
ہم جنس پرستی میں نہ پڑو	اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو
لوگوں کے درمیان صلح کراؤ	انصاف کے لیے مضبوطی سے کھڑے ہو جایا کرو
اجازت کے بغیر دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو	دنیا سے اپنے حصے کا کام مکمل کر کے جاؤ
زمین پر عاجزی کے ساتھ چلو	پوشیدہ چیزوں سے دور رہا کرو (کھوج نہ لگاؤ)
جس کے بارے میں علم نہ ہو اس کا پیچھا نہ کرو	اللہ اپنی ذات پر یقین رکھنے والوں کی حفاظت کرتا ہے
طہارت قائم رکھو	اللہ نادانستگی میں کی جانے والی غلطیاں معاف کر دیتا ہے
آپ سے جو لوگ مدد اور تحفظ مانگیں ان کی حفاظت کرو، انھیں مدد دو	کوئی شخص کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
غربت کے خوف سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو	اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو

لوگوں کو دانائی اور اچھی ہدایت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاؤ	نماز کے وقت اچھے کپڑے پہنو
ہیرا پھیری نہ کرو	کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو
جواء نہ کھیلو	چغلی نہ کھاؤ
شراب اور دوسری منشیات سے پرہیز کرو	نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کرو
مردہ جانور، خون اور سور کا گوشت حرام ہے	صحیح راستے پر رہو
حسد نہ کرو	جرائم کی سزا دے کر مثال قائم کرو
ایک دوسرے کو قتل نہ کرو	گناہ اور شدت میں دوسروں کے ساتھ تعاون نہ کرو
بخیل نہ بنو	فریب (فریبی) کی وکالت نہ کرو
گناہ اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرتے رہو	اکثریت سچ کی کسوٹی نہیں ہوتی
مرد کو خاندان کا سربراہ ہونا چاہیے	عورتیں اور مرد اپنے اعمال کا برابر حصہ پائیں گے
لوگوں کے درمیان انصاف قائم کیا کرو	منتخب خونی رشتوں میں شادی نہ کرو
گفتگو کے دوران بدتمیزی نہ کیا کرو	کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو
غصے کو قابو میں رکھو	مرنے والوں کی دولت خاندان کے تمام ارکان میں تقسیم کیا کرو
دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو	یتیموں کی جائیداد پر قبضہ نہ کرو
تکبر نہ کرو	خواتین بھی وراثت میں حصہ دار ہیں
دوسروں کی غلطیاں معاف کر دیا کرو	بدگمانی سے بچو
لوگوں کے ساتھ آہستہ بولا کرو	یتیموں کی حفاظت کرو
اپنی آواز نیچی رکھا کرو	دوسروں کا مال بلا ضرورت خرچ نہ کرو
دوسروں کا مذاق نہ اڑایا کرو	غیبت نہ کرو
والدین کی خدمت کیا کرو	جاسوسی نہ کرو
منہ سے والدین کی توہین کا ایک لفظ نہ نکالو	اگر مقروض مشکل وقت سے گزر رہا ہو تو اسے ادائیگی کے لیے مزید وقت دے دیا کرو
والدین کی اجازت کے بغیر ان کے کمرے میں داخل نہ ہوا کرو	رشوت نہ لو
حساب لکھ لیا کرو	سود نہ کھاؤ
سچ میں جھوٹ نہ ملایا کرو	وعدہ نہ توڑو
دوسروں پر اعتماد کیا کرو	غرباء کو کھانا کھلایا کرو
ایک دوسرے کو برے القابات سے مت پکارو	بدظنی سے بچو

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو ردّ کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 409 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔

(خطبہ جمعہ 11/ ستمبر 2009ء)

(الفضل انٹرنیشنل جلد 16 شمارہ 40 مورخہ 2 اکتوبر تا 8 اکتوبر 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 8)

جامع کمالات متفرقہ

حضرت مسیح موعودؑ سر تاج الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

’’ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰؑ بھی اور آدمؑ بھی اور ابراہیمؑ بھی اور یوسفؑ بھی اور یعقوبؑ بھی۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے۔ فَبِھُدٰاھُمُ اقْتَدِہْ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے۔ جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمد ﷺ کا نام ﷺ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمد ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہوسکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت ﷺ میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔ اور ہر یک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پاکر یہی خیال کیا کہ میرے نام پر وہ آنے والا ہے۔ اور قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ ابراہیم سے مناسبت رکھنے والا یہ نبی ہے۔ اور بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میری مسیح سے بشدت مناسبت ہے اور اس کے وجود سے میرا وجود ملا ہوا ہے پس اس حدیث میں حضرت مسیح کے اس فقرہ کی تصدیق ہے کہ وہ نبی میرے نام پر آئے گا۔ سو ایسا ہی ہوا کہ ہمارا مسیح صلی اللہ علیہ وسلم جب آیا تو اس نے مسیح ناصریؑ کے ناتمام کاموں کو پورا کیا اور اس کی صداقت کے لئے گواہی دی۔ اور ان تہمتوں سے اس کو بری قرار دیا جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائی تھیں اور مسیح کی روح کو خوشی پہنچائی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 343)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
ترے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جنت کا دروازہ اور عطیات و صدقات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا:۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’باب الصدقہ‘‘ ہے جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

29دسمبر2020ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:36	17:48
مدینہ منورہ	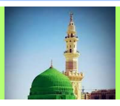	05:41	17:43
قادیان		16:01	17:34
ربوہ		05:40	17:14
اسلام آباد ٹلفورڈ	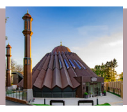	06:38	16:03